

یہ کس لیے منکر ہمارا رشتہ ہمارے آقا سے دائمی ہے — ہماری عظمت پہ پوشش گے گلی فصیلیں گرا کے

ہر سطح پر ... کے سلسلے میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو اجاگر کرنے اور قانون **ناموس رسالت ﷺ** 295C کے دفاع کی خاطر ایمان افروز علمی تحقیق



تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ سیمینار

گستاخِ رسول کی سزا، قرآن، حدیث وفقہ سے

کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
گیٹ نمبر 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771, 0321-9407699
Www.siratemustaqeem.net

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ سیمینار

کا

خلاصہ

تفصیلی مقالہ بعد میں شائع کیا جائے گا

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0321-9407699

نام کتاب	تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ سیمینار
افادات	مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی
پروف ریڈنگ	مولانا عبدالکریم صاحب جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ مظہرالاسلام
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی
تعداد	1100
صفحات	32
ہدیہ	20 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادری رضوی لاہور / مسلم کتابوی لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / مکتبہ غوثیہ کراچی
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی / صراط مستقیم گجرات
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بہاوالدین
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ / مکتبہ برکات المدینہ کراچی

صراط مستقیم پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

خالق کائنات جل جلالہ نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہایت بلند و بالا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا''

(سورۃ الانشراح آیت نمبر۴)

اتنی بلند شان عطا کرنے کے بعد رب ذوالجلال نے حکم فرمایا۔

''اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔'' (سورۃ الفتح، آیت نمبر۹)

خالق کائنات جل جلالہ نے جہاں آپ ﷺ کے نہایت ادب و احترام کا حکم دیا وہاں آپ کے متعلق معمولی توھین کو بھی کفر قرار دیا۔

جب غزوۂ تبوک کی طرف جاتے ہوئے کچھ منافقین نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں یہ کہا: ''کیا یہ بندہ شام کے محلات اور قلعے فتح کرے گا؟ یہ بہت بعید ہے'' اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس پر مطلع کردیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سواروں کو روکو جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے آپ نے فرمایا ''کیا تم نے ایسے ایسے کہا ہے؟ انہوں نے کہا ''ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔

''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے مسلمان ہوکر۔

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۵،۶۶) (تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۶، صفحہ ۲۲۰ طبع دار الفکر بیروت)

یہاں سے آپ اندازہ لگائیں کہ مقامِ نبوت کا معاملہ کتنا حساس ہے اور اس کے بارے میں زبان کھولتے وقت کتنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ تھوڑی سی بے احتیاطی سے ایمان برباد ہو جائے گا۔

رب ذوالجلال نے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو صرف یہ عظمتیں عطا ہی نہیں کیں بلکہ عطا کر کے آپ کی ناموس کے تحفظ کو اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے۔

فرمانِ خداوندی ہے۔

”بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تجھے کفایت کرتے ہیں۔“

(سورۃ الحجر آیت نمبر ۹۵)

دیکھیے رب کعبہ نے واضح فرما دیا کہ میرے محبوب ﷺ ہم تجھ سے مذاق کرنے والوں استہزاء کرنے والوں کے مقابلہ میں کافی ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ عالیہ کے آداب کیا ہیں؟ اور کیا بولیں تو بے ادبی ہو جاتی ہے اسے بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ گالی دینا تو بڑی دور کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی نازیبا چیز کی نسبت کی جائے یا کوئی ہلکا وصف آپ ﷺ میں ثابت کیا جائے۔ یہ بھی بے ادبی ہے بلکہ جو وصف یقیناً آپ میں موجود ہو مگر قائل کے بیان کا انداز تضحیک آمیز ہو یہ بھی بے ادبی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

”اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں۔“

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۳۶)

ملاحظہ کیجیے رسول اللہ ﷺ میں یہ وصف ہے کہ آپ بتوں کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ یہ وصف بڑا اعلیٰ وصف ہے مگر جب یہ وصف کفار نے توہین آمیز انداز میں بیان کیا تو

اللہ تعالیٰ نے حکم صادر فرما دیا کہ تم میرے محبوب ﷺ سے آتھرا کر رہے ہو۔ جو کہ توھین ہے تو پتہ چلا شان رسالت کا معاملہ اتنا نرم و نازک ہے یہاں آپ ﷺ کی حقیقی شان کو اگر کوئی مذاق کے انداز میں بیان کرتا ہے تو پھر بھی گستاخ قرار پاتا ہے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت اپنے ذمے لی مگر یہ کام اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں سے کروایا اور یہ اس امت کی سرداری کی دلیل ہے پہلی امتوں میں رب کا دستور یہ رہا کہ انہیں بہت سے جرائم پر ڈھیل ملتی رہی مگر جب انہوں نے اپنے انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کی توھین کی تو پھر ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوا یہاں تک کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگوں کے پٹھے کاٹنے والوں پر بھی عذاب نازل ہوا۔

مگر دوسری طرف بخاری شریف کی حدیث نمبر ۲۴۰ میں مذکور ہے۔

سرور عالم ﷺ کعبۃ اللہ کے پاس نماز ادا فرما رہے تھے بد بخت عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کے پیکر پُر نور پر اونٹنی کی گندگی ڈال دی۔ کتنی بڑی توھین تھی آپ ﷺ کا عرش سے مقدس جسم اور اس وقت آپ ﷺ حرم میں ہیں بلکہ مسجد حرام میں اور کعبۃ اللہ کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہیں پھر حالت نماز میں ہیں اور نماز میں سب سے اہم مقام حالت سجدہ میں ہیں ایسے میں جب اتنی بڑی توھین ہوئی تو رب ذوالجلال کا عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کامل قدرتوں والا ہے بخاری شریف میں ہے ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرہ یہ توھین دیکھ کر ہنس ہنس کے لیٹ رہے تھے تو وہ عذاب الٰہی سے بندر کیوں نہ بنے؟ جہاں بیٹھے تھے اتنی زمین کیوں نہ دھنسی؟ ان پر آگ کیوں نہ برسی؟ نہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا درجہ دوسرے انبیاء علیہم السلام سے کم ہے بلکہ آپ تو اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے محبوب ہیں نہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے باوجود بھی عذاب نازل نہ کرنا اس امر کی طرف متوجہ کر رہا تھا جب پہلی امتوں میں اپنے انبیاء کرام علیہم

السلام کی توھین کا بدلہ لینے کی پوری صلاحیت نہیں تھی تو آگ وغیرہ کے عذاب نے وہ بدلہ لیا۔ مگر اب وہ امت آ چکی تھی جب عشق رسالت وہ جذبہ و جرأت پا چکا تھا جو اللہ کی توفیق سے اپنے محبوب ﷺ کی توھین کا خود بدلہ لے لے اس لیے ان گستاخوں کو آگ بھیج کے یا زمین دھنسا کے نہیں مارا بلکہ آپ ﷺ کے غلاموں کے ہاتھوں عذاب دلوایا تا کہ گستاخوں کو عذاب بھی ہو اور عاشقوں کا سینہ بھی ٹھنڈا ہو۔ ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود عذاب بھیج دے دوسرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غلامانِ رسول ﷺ کے ہاتھوں سے گستاخوں کو عذاب دلوائے۔ چنانچہ اس امت میں دوسرے دستور کو رائج کر دیا گیا۔ فرمان خداوندی ہے۔

''کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول (ﷺ) کے نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو کہ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا۔''

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۳، ۱۴)

ناموسِ رسالت کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پہ لی اگر کوئی بھی نہ نکلے اللہ تعالیٰ پھر بھی حفاظت کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کام غلامانِ رسول ﷺ کے ذمہ لگا دیا تا کہ توھین کرنے والوں کو سزا بھی مل جائے اور عاشقانِ رسول ﷺ کا سینہ بھی ٹھنڈا ہو جب اپنے ہاتھوں سے بدلہ لیں۔ اگر چہ نہ ماننے والوں پر اجتماعی عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ نبی آخر الزمان ﷺ کی دعوت تھی اگر اس پر ابتدائی انکار ہی سے سارے عذاب سے راکھ کر دیے جاتے تو پوری دنیا میں پیغام لیکر جانے والوں کی تعداد کم ہو جاتی جب غلامانِ رسول ﷺ سے رب نے قتال کروایا تو کچھ مر گئے اور باقی عام منکرین کو سوچنے اور اسلام قبول کرنے کا موقع مل گیا۔

اگر چہ نبی آخرالزمان ﷺ کی عزت وناموس پہ پہرادینا یہ ہماری ذمہ داری ہے مگر توھین کرنے والوں پر آگ بھی اتر سکتی ہے۔ یا اور کوئی حادثہ بھی ہوسکتا ہے

مثال ملاحظہ ہو۔

امام سدی نے روایت کیا ہے مدینہ منورہ میں اذان دی جارہی تھی ایک عیسائی نے جس وقت یہ جملہ سنا۔

"اشهد انّ محمد رسول الله"

اس نے کہا "جھوٹے کو جلا دیا گیا" ایک رات وہ سویا ہوا تھا اس کی خادمہ آگ لے کر گذری ایک چنگاری گری جس نے سارا گھر جلا دیا جس کے نتیجے میں وہ گستاخ عیسائی اور اس کے اهل وعیال جل کے راکھ ہوگئے۔ (تفسیر ابن جریر جلد نمبر۴، صفحہ ۳۹۳، دارالفکر۔ عمدۃ القاری جلد نمبر۳، صفحہ ۱۴۴، دارالفکر)

پاکستان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس زمین پر مدینہ شریف کی سٹیٹ کا عکس ہے جو لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے یہ سنی علماء ومشائخ کی جدوجہد کا ثمر ہے دس لاکھ شہیدوں کا خون اس کی بنیادوں میں موجود ہے دو کروڑ مسلمانوں کی ھجرت اس کے نظریے کو سلامی ہے اس ملک کی سعادت ہے کہ اس میں قائد اھلسنت مولانا شاہ احمد نورانی جیسے اکابرین نے اس کے ماتھے پر عشق نبی ﷺ کا جھومر سجاتے ہوئے اور ختم نبوت کا علم لہراتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا اس کے آئین کی شان ہے۔ کہ اس میں قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ C-295 موجود ہے۔ یہ قانون "ضیائی" نہیں بلکہ "خدائی اور "مصطفائی" ہے۔ یہ قانون اگر چہ ہمارے ملک کا قانون ہے۔ مگر حقیقت میں "مالک الملک" کا قانون ہے۔ اگر چہ اهل مغرب اور افرنگی کھلونے اس کو محض پاکستانی قانون کہیں مگر یہ پاکستانی ہونے کیساتھ ساتھ قرآنی اور ایمانی بھی ہے۔ آج افسوس اس امر کا ہے۔ کہ غیر مسلم تو اس کے مخالف تھے

ہی اب جدیدیت کے شوق اور مغربیت کے عشق میں کچھ مسلمانوں نے بھی اس کو نشانہ تنقید بنانا شروع کر دیا ہے۔

بدقسمتی سے اٹانوالی ننکانہ کی ملعونہ ''عاصیہ'' نے سید المرسلین ﷺ کی شان اقدس کی سخت توھین کی 19۔جون 2009ء کو اس پر مقدمہ کا اندراج ہوا۔ اس نے ایس پی شیخوپورہ سید محمد امین اور دیگر معززین، اور عیسائیوں کی موجودگی میں توھینِ رسالت کے جرم کا اعتراف کیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال کی تفتیش و تحقیق کے بعد ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ محترم نوید اقبال صاحب نے 11 نومبر 2010ء کو ملزمہ کو سزائے موت کا حکم سنایا۔ جس پر نئے سرے سے ''قانون ناموس رسالت'' پر طعن و تشنیع کا بازار گرم ہو گیا یہاں تک کہ معاذ اللہ اسے ''کالا قانون'' کہا گیا اس موقع پر قانون تحفظ ناموسِ رسالت کے مخالفین کو کچھ ایسے ناعاقبت اندیش سکالرز بھی میسر آ گئے ہیں جنہوں نے اس بیہودگی کی آگ کو اپنے علم و فن کا ایندھن میسر کیا۔

اس طوفانِ بدتمیزی کا جواب دینے کیلئے تحفظ ناموسِ رسالت سیمینار کے انعقاد کا اعلان کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تحقیقی اور جامع تھا۔

گستاخِ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے پر قرآنی آیات، احادیث نبوی، اجماع صحابہ، اجماع امت، فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی، فقہ شافعی سے اور امت مسلمہ کی چودہ صدیوں کی تاریخ سے بکثرت قوی دلائل پیش کیے گئے وہ ھدیہ قارئین ہیں۔

آیات

قرآنِ مجید سے چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

1۔ ''اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں۔''

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۶۰، ۶۱)

توہینِ رسالت کا مجرم واضح طور پر اس آیت کے مضمون میں داخل ہے اور ایسے مجرموں کو گن گن کر قتل کر دینے کا حکم ہے۔

2۔ ''وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔''

(سورۃ المائدۃ، آیت نمبر ۳۳)

اس آیت کریمہ میں زمین میں فساد کرنے والوں کی سزا قتل بتائی گئی ہے جس ڈاکو نے کسی کو قتل کیا اس کا عمل ''فساد فی الارض ہے'' تو جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اس کا عمل فساد فی الارض کیوں نہیں؟ آج اگر کوئی عیسائی کسی عام مسلمان کو معاذ اللہ قتل کرتا ہے تو اس سے مسلم امہ کو اتنی تکلیف نہیں پہنچے گی جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کی معاذ اللہ توہین سے تکلیف پہنچے گی۔ آج جس نے ایسا کیا اس نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو تکلیف دی ہے۔ اس لیے ایسے مجرم کی سزا قرآن مجید نے قتل بتائی ہے۔

3۔ ''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۷)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جو کہ جملہ خبریہ کی شکل میں ہے اور عذاب مہین نے گستاخ رسول ﷺ کے جرم اور سزا کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔

4۔ ''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ

نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔"

(سورۃ النساء، آیت نمبر ۶۵)

اس آیت کا شان نزول یہ ہے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا کیس لے گئے آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ کر دیا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں پس چلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا اے ابن خطاب رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے اس نے کہا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دو آپ ﷺ نے آپ کی طرف بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا سے کہا کیا ایسے ہی بات ہے اس نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے کہا بس اپنی اپنی جگہ بیٹھو میں آ کے تمہارا فیصلہ کرتا ہوں آپ تلوار لیکر ان کی طرف نکلے جس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا ہمیں حضرت عمر کی طرف بھیج دو اس کا سر قلم کر دیا دوسرا بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور اگر میں بھی جلدی سے نہ نکلتا تو مجھے بھی قتل کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ حضرت عمر مومنین کے قتل کی جرأت کریں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت فلا وربك لا یومنون ......الایہ نازل کر دی پس رسول اللہ ﷺ نے اس بندے کا خون باطل قرار دے دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جرم سے بری قرار دیا۔

(تفسیر در منثور جلد نمبر ۲، صفحہ ۵۸۵ دار الفکر۔ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۱، صفحہ ۵۲۳ حقانیہ۔ تفسیر فتح القدیر جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۳۱ دار الفکر)

یہاں چند باتیں بہت قابل غور ہیں۔

نمبر 1۔ توہین کہاں سے شروع ہو جاتی ہے یہاں جسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے قتل کیا تھا اس نے زبان سے کوئی گالی نہیں دی تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے بعد اسے مسترد کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں اپیل کی تھی۔

نمبر 2۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس کی تصدیق کی کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کے فیصلہ کو مسترد کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بھی نہیں پوچھا حالانکہ آپ ﷺ تھوڑے ہی فاصلے پر موجود تھے کہ یہ توہین ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر اس مومن کو جو مرتد ہو گیا تین دن بعد قتل کرنا ہے اگر توبہ نہ کرے یا ابھی قتل کر دینا ہے بلکہ اسی وقت قتل کر دیا۔

نمبر 3۔ ایک بظاہر مومن کی محض اتنی بات پر قتل کر دینے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کی حمایت کی کہ مقتول توہین رسالت کی وجہ سے مومن نہیں رہا تھا نہ اس کیلئے توبہ کی گنجائش تھی۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے بری الذمہ قرار دیا۔

المیہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو خبر ہی نہیں قرآن مجید سے کسی مسئلہ کو ثابت کرنے کے کتنے طریقے ہیں اور کسے ثابت بالقرآن کہا جائے گا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں کہ گستاخ رسول ﷺ واجب القتل ہے۔

امام رازی نے لکھا ہے امام شافعی مسجد حرام میں بیٹھے تھے آپ نے یہ دعوی کیا مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو میں اس کا قرآن سے جواب دونگا سائل نے کہا اگر مُحرِم بھڑ مارے تو اس پر کیا جزا ہے امام شافعی نے کہا اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا سائل نے کہا یہ قرآن مجید میں کس جگہ ہے امام شافعی نے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو“ پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ تک سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”تم پر میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک سند کیساتھ اس امر کو بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے کہا جس محرم نے بھڑ کو مارا اس پر کچھ لازم نہیں آتا۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۲۷ دار الفکر)

حضرت امام شافعی کے نزدیک تو بھڑ کے مارنے کا مسئلہ بھی قرآن سے ثابت ہے جبکہ بعض مدعیانِ علم گستاخ رسول ﷺ کی سزا کے قرآن سے ثابت ہونے کے باوجود منکر بن بیٹھے ہیں حالانکہ اس پر دلائل قاھرہ موجود ہیں۔

آج کے بعض نام نہاد مسلمانوں کا توھین رسالت کے بارے میں ہاضمہ بڑا تیز ہو گیا ہے ایک تو انہیں یہ پتہ نہیں چل رہا کہ توھین کیا ہوتی ہے دوسرا اگر کوئی معاذ اللہ توھین کرے تو اس پر عاشق رسول ﷺ پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔

حدیث میں موجود ہے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کے دراز گوش (گدھا مبارک) کو بدبو والا کہا تو صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بارے میں کہا واللہ لحمار رسول اللہ ﷺ اطیب ریحاً منك

(بخاری شریف حدیث نمبر ۲۶۹۱ دار الفکر)

''خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا دراز گوش (گدھا) تم سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے'' بلکہ بعض روایات میں یوں ہے۔

واللہ لبول حمار رسول اللہ ﷺ اطیب ریحاً منك

''خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی سواری کا پیشاب تجھ سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔''

ملاحظہ کیجیے یہاں اگرچہ سرور کونین ﷺ کی ذات، صفات اور تعلیمات پر تنقید نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ کی طرف منسوب ایک سواری کی طرف بدبو کی نسبت کی گئی تھی صحابی سے یہ بھی برداشت نہ ہوئی جواب دینا ضروری سمجھا اور پھر ہاتھوں جوتوں اور لکڑیوں سے لڑائی ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر جواب دیا قسم کھا کر

آپ ﷺ کی سواری کی عظمت ایک انسان پر بیان کی آپ ﷺ ناراض نہیں ہوئے آج کے دانشور سوچیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ ﷺ کی سواری کی توھین برداشت نہیں کرتے اور معافی کو شعار نہیں بناتے اور حرارتِ ایمان کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔ خود ناموس مصطفےٰ ﷺ کا معاملہ کتنا عظیم ہوگا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک انسان کے مقابلہ میں ایک دراز گوش (گدھا) کی شان بیان کر کے بتایا کہ گستاخِ رسول ﷺ کی کوئی عظمت انسانی نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں گدھے جیسا جانور نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے عظیم ہے بلکہ اس کا پیشاب بھی اس گستاخ سے اچھا ہے۔ یہی فکرِ اقبال ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

احادیث

1: بخاری شریف حدیث نمبر ۴۰۳۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کعب بن اشرف کے لیے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی ہے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو پسند ہے کہ میں اسے قتل کر دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ھاں"۔

چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا۔

قارئین دیکھیں کعب بن اشرف کو توھین رسالت کی وجہ سے خود رسول اللہ ﷺ نے قتل کروا دیا۔ حالانکہ وہ ذمی تھا۔

2:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کو قتل کرنے کیلئے ایک دستہ بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

ان کا امیر بنایا۔ حدیث بخاری میں ابورافع کے قتل کی وجہ یوں بیان کی گئی۔

کان ابو رافع یؤذی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم و یعین علیه

''ابورافع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اذیت پہنچاتا تھا آپ کے خلاف لوگوں کو اکساتا تھا'' وہ ایک قلعہ میں رہائش پذیر تھا وہاں چڑھ کر حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کر دیا واپسی پر قلعہ سے اترتے ہوئے آپ کی پنڈلی ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو ایسی صحیح ہوئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۴۰۳۹ دار الفکر)

ناظرین اس کے ذمی ہونے کے باوجود اس کو قتل کیا گیا کیونکہ توہین رسالت کا مرتکب تھا۔ اس کا قتل کفر یا یہودیت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ توہین رسالت اور اذیت کی وجہ سے تھا۔

3:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک صحابی کی لونڈی تھی اس کے اس سے بڑے خوبصورت دو بیٹے بھی تھے اس نے سرکار دو عالم ﷺ کو گالی دی ان صحابی سے صبر نہ ہو سکا آپ نے اس کے پیٹ میں خنجر رکھ کر اوپر بوجھ ڈالا یہاں تک کہ خنجر اس کی دوسری طرف نکل گیا۔ اور وہ مر گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اس کا خون باطل ہے۔

(مستدرک امام حاکم جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۰۶ طبع دار المعرفہ) امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (ابو داؤد حدیث نمبر ۴۳۶۱ دار الکتب العلمیہ ۔ طبرانی معجم کبیر، حدیث نمبر ۱۱۹۸۴ دار احیاء التراث العربی)

اے عاشقان رسول ﷺ! یہاں بھی ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں پوچھا مگر رسول اللہ ﷺ نے ان کے عمل کی توثیق کی اس کے قتل کی وجہ سے قاتل پر نہ قصاص ہے نہ دیت اور نہ ہی کوئی اور سزا۔

4:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فتح مکہ کے دن ابن خطل

کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

(بخاری حدیث نمبر ۴۲۸۶، دار الفکر)

ابن بطال شارح بخاری نے کہا یہاں سے استدلال کیا گیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے اس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی بلکہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(ابن بطال شرح بخاری جلد نمبر ۴ صفحہ ۵۲۰ مکتبہ الرشد الریاض)

ابن خطل اگرچہ ایک مسلمان کا قاتل بھی تھا مگر حرم میں اور مسجد حرام میں اور کعبہ کے پردوں سے نکال کر مقام ابراھیم اور زمزم کے درمیان جو اسے باندھ کر قتل کیا گیا تو اس کا سبب توھین رسالت تھی۔ بلکہ وہ توھین رسالت کے تھرے جرم کا مجرم تھا۔

امام نور الدین لکھتے ہیں۔

كان شاعرا يهجو رسول الله ﷺ في شعره، وكانت له قينتان تُغنّيانِه بهجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذي يصنعُه

(سیرت حلبیہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۳۱ دار الکتب العلمیہ)

ابن خطل شاعر تھا اپنے شعروں میں رسول اللہ ﷺ کی (معاذ اللہ) ھجو کرتا تھا اس کی دو گانے والی لونڈیاں تھیں وہ اس کے بنائے ہوئے ھجو پر مشتمل کلام کو گاتی تھیں۔

5:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے عبداللہ بن ابی سرح ان چار افراد میں سے تھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ جہاں ملیں ان کو قتل کر دو۔ جب وہ توبہ کرنے کیلئے آئے انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے تین مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کے دیکھا اور ہر بار ہی انہیں ناپسند کیا چوتھی بار آپ نے ان کو قبول کر لیا۔ پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کیا تم میں کوئی رجل رشید نہیں جو یہ دیکھ کر کہ میں نے اس کی بیعت لینے سے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا اس کی طرف اٹھتا اور اسے قتل کر دیتا۔

(سنن ابی داؤد جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۶۳، حدیث نمبر ۲۶۸۳، دار الکتب العلمیہ)

عبداللہ بن ابی سرح کی بیعت سے پہلے حالت تھی اس میں رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سے توبہ اور معافی کے ارادہ کے باوجود بھی اس کے واجب القتل ہونے کا حکم واضح فرما رہے تھے۔ اس وقت کوئی صحابی اسے قتل کر دیتا تو یہ غلطی نہ تھی بلکہ سرکار ﷺ بہت خوش ہوتے۔ اس سے بڑھ کے اس پر کہ گستاخ معافی بھی مانگے پھر بھی واجب القتل ہے کیا وضاحت ہوگی۔

6:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودن رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپ ﷺ کی توہین کرتی تھی اس کا ایک صحابی نے گلا دبایا یہاں تک کہ اس کو مار دیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون باطل قرار دے دیا۔

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۳۶۲ دار الکتب العلمیہ)

7:۔ حضرت عمیر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشرکہ ہمشیرہ نے جب رسول اکرم ﷺ کی توہین کی آپ نے اسے تلوار سے قتل کر دیا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجوں سے یہ امر مخفی تھا انہوں نے کسی اور پر الزام لگایا جب حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ یہ کسی اور کو قاتل سمجھ کے قتل نہ کر دیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی ہمشیرہ کے بارے میں بتایا۔ میں نے ہمشیرہ کو خود قتل کیا ہے آپ ﷺ نے پوچھا تم نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مجھے آپ کے بارے میں اذیت دیتی تھی یعنی آپ کی توہین کرتی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس مقتولہ کے بیٹوں کو بلا بھیجا اور ان سے اس کے قاتل کے بارے میں پوچھا انہوں نے حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی کا نام لیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا کہ تمہارے ماموں (عمیر) نے تمہاری ماں کو توہین رسالت کی وجہ سے قتل کیا آپ ﷺ نے اس کا خون ضائع قرار دیا۔ مقتولہ کے بیٹوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

(طبرانی معجم کبیر جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۶۴ دار احیاء التراث العربی)

8:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک مشرک نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ جو میرے لیے میرے دشمن کے مقابلے میں کافی ہو جائے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے للکارا اور قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقتول کا ساز وسامان بھی دے دیا۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۹۷۰۴)

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون اس سے بدلہ لے گا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔

(مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر ۹۷۰۵)

10:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسلیمہ کذاب نے عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال بن حجر کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا آپ ﷺ نے کہا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (معاذ اللہ) آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اگر میں کسی کی طرف سے بھیجے گئے وفد یا قاصد کو قتل کرتا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں تھے ابن نواحہ مل گیا آپ نے اسکے قتل کا حکم دیا پھر فرمایا لوگو جانتے ہو میں نے اسے کیوں قتل کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں آپ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسے ایلچی ہونے کی وجہ سے چھوڑا تھا ورنہ یہ واجب القتل تھا تو آج چونکہ ایلچی نہیں تھا اس لیے میں نے قتل کروا دیا۔

(مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر ۴، صفحہ ۳۶۸ دار الکتب العلمیہ، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۷، صفحہ ۵۹۷، دار الفکر)

11:۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خطمہ قبیلے کی

ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی آپ ﷺ نے فرمایا اس سے بدلہ کون لے گا؟ اسی قبیلے کا ایک مرد (حضرت عمیر) تھا اس نے اس عورت کو قتل کر دیا جب اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا اس میں دو بکریاں نہیں لڑیں گی۔ یعنی لڑنا بکریوں کا کام نہیں بھیڑوں کا کام ہے یعنی اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

12:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں بنی قریظہ کے صرف مردوں کو قتل کیا گیا۔ کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا تھا مگر ایک عورت کو بھی قتل کیا گیا جب رسول اللہ ﷺ مردوں سے فارغ ہوئے اس عورت کا نام لیا گیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے پوچھا اور کوئی عورت قتل نہیں کی گئی تمہیں کیوں قتل کیا جا رہا ہے؟ اس نے کہا میں نے ایک حادثہ کیا ہے۔ چنانچہ اس کی گردن اڑا دی گئی۔

(ابوداؤد۔ حدیث نمبر ۲۶۶۸ دار الکتب العلمیہ)

امام خطابی کہتے ہیں اس کا حادثہ یہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔

(عون المعبود جلد نمبر ۷، صفحہ ۱۵۸، دار احیاء التراث)

13۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی اس کو قتل کر دیا جائے اور جس نے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالی دی اس کو کوڑے مارے جائیں۔

(مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۰۵۶۷)

14:۔ سید المرسلین ﷺ نے حویرث بن نقیذ کو توہین کی بنیاد پر قتل کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا۔

(سیرت حلبیہ جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۳۱، دار الکتب العلمیہ)

15:۔ ابن خطل کی دو لونڈیاں رسول اللہ ﷺ کی ہجو پر مشتمل گانے گاتی تھیں آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر دونوں کو واجب القتل قرار دے دیا ایک کا نام فرتنا اور

دوسری کا نام ارنب تھا جن میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا اور دوسری فرتنا کو رسول اللہ ﷺ نے معاف کر دیا۔ (البدایہ والنھایہ جلد نمبر ۴، صفحہ ۶۹۳ دار المعرفۃ)

16:۔ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ شریف میں رسول اللہ ﷺ کی توھین پر مشتمل گانے گاتی تھیں ان کو قتل کرنے کا بھی رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور بعد میں آپ ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور انہوں نے کلمہ پڑھ لیا۔

(سیرت حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ دار الکتب العلمیہ، البدایہ والنھایہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۳ دار المعرفۃ)

17:۔ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو عفک یہودی کو قتل کر دیا کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی توھین کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اس خبیث کو کون قتل کرے گا؟

(مغازی واقدی ۱/۱۷۴، سیرت ابن ھشام جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ دار الفکر)

دیکھیے توھین کی وجہ سے اسے ذمی ہونے کے باوجود قتل کر دیا گیا۔

18:۔ رسول اللہ ﷺ نے انس بن زنیم کو بھی توھین رسالت کی وجہ سے واجب القتل قرار دیا اور پھر اسے معافی دے دی۔

(السیف المسلول للسبکی صفحہ ۳۲۶، طبع دار الفتح اردن)

19:۔ ابن زبعری کو رسول اللہ ﷺ نے توھین رسالت کی وجہ سے واجب القتل قرار دیا۔ اور پھر معاف فرما دیا اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا

(السیف المسلول للسبکی صفحہ ۳۵۵، طبع دار الفتح اردن)

20:۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن زہیر شاعر کے قتل کا حکم دیا پھر معافی دے دی۔

(مستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ ۵۷۸ دار المعرفۃ)

21:۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے باپ سے تمہارے بارے میں نازیبا الفاظ سنے تھے چنانچہ میں نے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ پر یہ بات گراں نہیں

گزری۔ (الصارم المسلول صفحہ ۱۷۸، دار الکتاب العربی)

22: ۔عقبہ بن ابی معیط جس نے رسول اللہ ﷺ پر حالت نماز میں اونٹنی کی بچے دانی پھینکی اور گندگی معاذ اللہ پھینکی تھی وہ بدر کے موقع پر قیدی بنا اسے بدر کے دیگر قیدیوں سے استثنائی انداز میں بدر سے کچھ فاصلے پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔

(مفہم شرح مسلم للقرطبی جلد نمبر ۳ صفحہ ۶۵۴ طبع دار ابن کثیر دمشق)

قارئین دیکھیے یہ بائیس افراد مرد وزن ایسے ہیں جن میں بہت سے لوگوں کے قتل کا حکم خود رسول اللہ ﷺ نے دیا کچھ ایسے ہیں جن کو توہین کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قتل کر کے آئے ہیں تو آپ ﷺ نے مقتول کے خون کو باطل قرار دے دیا اور کہا ضائع چلے گئے یعنی ان کو قتل کرنے والوں پر قصاص ہے نہ دیت قید ہے نہ جرمانہ سختی ہے نہ ڈانٹ بلکہ گستاخوں کو قتل کرنے والوں کیلئے اجر عظیم کا اعلان کیا گیا۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمیر خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جب انہوں نے اسماء بنت مروان کو قتل کیا صحابہ سے فرمایا۔ اگر تم ایسے آدمی کو دیکھنا چاہو جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی غائبانہ مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔

(الصارم المسلول صفحہ ۱۳۰، دار الکتاب العربی)

کچھ ایسے ہیں جن کو توہین کی وجہ سے واجب القتل قرار دیا گیا تھا پھر انہیں خود رسول اللہ ﷺ نے معاف کر دیا۔ مگر آپ کے علاوہ کسی کو آپ ﷺ کا حق معاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اجماع امت

یہ حقیقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر پوری امت کا اجماعی مذہب ہے کہ

گستاخ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔امام قاضی عیاض نے یہ ذکر کرنے کے بعد کے گستاخ واجب القتل ہے لکھا ہے۔

یہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر آج تک تمام علماء اور ائمہ فتوی کا اجماع ہے۔

(شفاء صفحہ ۵۴۱ دار الفکر)

1:۔حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کیا میں اس کو قتل نہ کردوں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ صرف اس کی سزا ہے جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو گالی دی۔

(مستدرک للحاکم جلد نمبر ۵ حدیث نمبر ۸۰۷۰، دار المعرفۃ)

2:۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مہاجر بن ابی امیہ امیر یمامہ کو توھینِ رسالت کے ایک کیس کے بارے میں خط لکھا جس میں یہ الفاظ تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی حدود عام حدود کے مشابہ نہیں ہوتیں اگر کوئی مسلمان توھین کرے تو مرتد ہو جاتا ہے اور کوئی ذمی کرے تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔یعنی دونوں صورتوں میں گستاخ واجب القتل ہے۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۷ میر محمد کتب خانہ کراچی)

دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مختلف صدیوں کے کچھ ائمہ کی تصریحات اس مضمون میں موجود ہیں اور باقی کو طوالت کی وجہ سے ترک کیا جارہا ہے۔

گستاخ کی معافی کا مسئلہ

آج کل کچھ بزعمِ خویش دانشور اس بات کو بڑا اچھال رہے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اپنے دشمنوں کو معاف کرتے رہے جب آپ ﷺ سارے جہانوں کی رحمت ہیں تو تم سختی کیوں کرتے ہو ان لوگوں کے اس مغالطے کے جواب کیلئے یہ بات ذھن میں

رکھیں ہر انسان اپنا حق معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے مگر کوئی انسان دوسرے کا حق معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں کچھ گستاخوں کو معاف کیا وہاں کچھ گستاخوں کو قتل کرنے کا بھی حکم دیا ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث میں ہے بلکہ ایک بڑے گستاخ عقبہ بن ابی معیط کو تو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا اور ابن خطل کو کعبہ کے پردوں سے نکلوا کر مقام ابراھیم اور زمزم کے درمیان حرم میں باندھ کر قتل کروایا۔ یاد رہے آپ ﷺ کا معاف کرنا اور گستاخوں کو قتل کروانا دونوں ادائیں ہی جہان کیلئے رحمت ہیں۔

آپ کے معاف کرنے سے یہ سمجھنا غلط ہے کہ کوئی امتی آپ ﷺ کا حق معاف کردے ۔امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ نے اس سلسلہ میں محققین کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آپکو اذیت دینے والے اور آپ کی توھین کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم دیا یہ آپ ﷺ کا حق ہے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں اختیار ہے۔

امام قسطلانی نے نیز لکھا۔

"آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی امت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حق کو ساقط کرے یعنی معاف کرے کیونکہ آپ ﷺ کی طرف سے اس بارے میں کوئی اجازت موجود نہیں ہے"

(مواھب اللدنیہ، جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۸۵، المکتب الاسلامی)

امام زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں۔

اب گستاخ رسول ﷺ کیلئے صرف قتل ہے معافی نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی طرف سے معاف کرنے پر ہم مطلع نہیں ہو سکتے۔

(زرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۳۷ دار الکتب العلمیہ)

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دشمنوں کو معاف کرنے سے ہمارے لیے سنت یہ ثابت ہوئی کہ ہم اپنے ذاتی دشمنوں کو معاف کرنا سیکھیں۔ بزعم خویش دانشوروں نے قوم کو الٹا مطلب سکھانا شروع کردیا۔ جو لوگ نرمی اور معافی کی باتیں کررہے ہیں سنت یہ ہے کہ یہ اپنے دشمنوں کو معاف کریں۔ یہ اپنے دشمنوں سے تو انتقام لیتے ہیں اور انہیں معاف نہیں کرتے مگر رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے بارے میں معافی کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

گستاخ کی توبہ کا معاملہ

گستاخ کی توبہ کا مسئلہ بھی بڑا اچھالا جارہا ہے یاد رکھیں کہ قتل گستاخ رسول ﷺ کی شرعی حد ہے اور حد کے بارے میں یہ قانون ہے کہ حد جب ثابت ہو جائے تو ساقط نہیں ہوتی جیسا کہ حد قذف ہے۔ جب کسی نے معاذ اللہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگایا اور پھر چار گواہ پیش نہ کرسکا تو اس کیلئے حد قذف ثابت ہوگئی کہ قرآن مجید کے حکم کے مطابق اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے۔ اب اگر وہ تہمت لگانے والا شخص کہے کہ میں توبہ کرتا ہوں تو توبہ قبول نہیں ہے ہزار بار توبہ کرتا رہے حد پھر بھی لگ کے رہے گی۔ کہاں ایک عورت کی عزت کا معاملہ اور کہاں سرور کونین ﷺ کی عزت وعظمت چنانچہ توبہ سے گستاخ سے قتل والی حد ساقط نہیں ہوگی۔

رہا یہ مسئلہ کہ اسے مرتد پر قیاس کیا جائے اور جب مرتد کی توبہ قبول ہے تو گستاخ بھی توھین کرنے سے مرتد ہو گیا اس کی توبہ بھی قبول ہونی چاہیے تو اس سلسلہ میں وضاحت یہ ہے ایک ہے محض ارتداد اور ایک ہے توھین رسالت کی وجہ سے ارتداد ان دونوں کے حکم میں فرق ہے۔ محض ارتداد بندے کا ایک انفرادی فعل ہے۔ معاذ اللہ وہ اسلام چھوڑ کے کسی اور دین میں چلا گیا مگر اس نے ہمارے آقا ﷺ کی توھین نہیں کی۔ یہ اس کا انفرادی فعل ہے یہاں کسی اور آدمی کا حق متاثر نہیں ہوا یہاں اس کو تین دن دیے جائیں گے اگر توبہ

کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ مگر جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو گالی دی یہ مرتد دین سے بھی نکلا اور ساتھ ہی اس نے سب سے بڑے انسان حضرت محمد مصطفی ﷺ کے حق پر بھی حملہ کیا ہے۔ چنانچہ ایسے مرتد کیلئے تین دن کیا تین منٹ بھی نہیں دیے جائیں گے۔ یہ یوں ہے جیسے معاذ اللہ کوئی مرتد ہوا اور ساتھ ہی اس نے کسی مسلمان کو بھی قتل کر دیا۔ اب اس کے دو جرم ہیں ایک جرم ہے ارتداد اور دوسرا ہے مسلمان کا ناحق قتل۔ ارتداد کی بنیاد پر تو اسے توبہ کیلئے وقت ملنا تھا مگر چونکہ اس نے مسلمان کو قتل بھی کیا ہے اسلیے قصاص میں قتل کر دیا جائے گا۔ جو توہینِ رسالت کی وجہ سے مرتد ہوا یہ یوں ہے کہ مرتد ہوا اور ساتھ ایک قتل بھی کیا ہو۔ بلکہ اس کا رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا یہ مسلم امہ کیلئے کئی قتلوں سے بڑا حادثہ ہے کیونکہ امتِ مسلمہ کو اپنے سینکڑوں افراد کے ناحق قتل کیے جانے پر تن بدن میں یوں آگ نہیں لگتی جیسے کسی نانہجار کی طرف سے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو گالی دینے سے لگتی ہے چنانچہ ایسے مرتد کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہے تفصیل امام قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ'' میں ۵۴۴، ۵۴۷ ''طبع دار الفکر'' پہ لکھی ہے۔ نیز دیگر بہت سے محققین بالخصوص آگے جن حنفی آئمہ کا ذکر آ رہا ہے انہوں نے بھی لکھی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بزعم خویش دانشوروں کا کہنا ہے شرک سب سے بڑا جرم ہے جب اسکی سزا موت نہیں ہے تو اس سے چھوٹے جرم توہین رسالت کی سزا موت کیوں ہے؟

اس کا مختصر جواب یہی ہے کہ حدود غیر قیاسی ہوتی ہیں ورنہ ان دانشوروں کے اصول کے مطابق تو حد قذف بھی نہیں ہونی چاہیے اس لیے کہ شرک بڑا جرم ہے جب اس جرم پر اسی کوڑے کی سزا نہیں ہے تو پھر چھوٹے جرم کسی پاک دامن عورت پر الزام لگانے والے کو اسی کوڑے بھی نہیں لگنے چاہیں جبکہ قذف کی سزا کا منکر قرآن کا منکر ہے۔

فقہ حنفی

چاروں فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کا گستاخ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے پر اتفاق ہے اور اس اہم فیصلہ کو جہاں کتب فقہ میں دیگر فقہی مسائل کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے وہاں اس مسئلہ پر چاروں فقہ میں مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں امت کے مختلف ادوار میں تقریباً ۱۳ کتب خاص اس مسئلہ پر لکھی گئی ہیں جن میں اکثر حنفی فقہا ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کے اثبات میں کتب لکھیں۔ جبکہ آج امت مسلمہ کی گذشتہ پوری تاریخ میں کوئی ایک فقیہ بھی نہیں گذرے جنہوں نے اس موضوع پر کتاب لکھی ہو کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل نہیں ہے۔

چونکہ آج کہا جا رہا ہے کہ پاکستان میں نوے فی صد حنفی ہیں چنانچہ فقہ حنفی کے مطابق، ناموس رسالت کے قانون کو بیان کیا جائے تو بطور خاص فقہ حنفی کے دلائل ملاحظہ کیجئے۔

1۔ فقہ حنفی کے بہت بڑے امام امام ابو العباس احمد بن محمد ناطفی حنفی متوفی ۴۴۶ھ نے اپنی کتاب ''اجناس ناطفی'' میں لکھا ہے جسے دسویں صدی ہجری کے عظیم حنفی امام قاضی عبد المعالی بن خواجہ بخاری نے اپنی کتاب فتاوی ''حسب المفتین'' میں ذکر کیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

جب کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دی اس کو حد کے لحاظ سے قتل کیا جائے گا اور اس کیلئے کوئی توبہ نہیں ہے خواہ اس گستاخ کو حراست میں لیئے جانے کے بعد یا گواہی کے بعد توبہ کرے یا خود بخود توبہ کیلئے پیش ہو جائے اسے زندیق کی طرح ہر حال میں قتل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ قتل اس گستاخ کی حد ہے پس توبہ سے ساقط نہیں ہو گی جیسا کہ آدمیوں کے باقی حقوق جس پر حق ہو اسکی توبہ سے ساقط نہیں ہوتے اور جیسا کہ حد قذف ہے (یعنی جیسا کسی نے کسی پاک دامن عورت پر برائی کا الزام لگایا اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکا تو اسے اسی کوڑے ضرور مارے جائیں گے وہ جتنی بار بھی توبہ کرے اس کو حد ضرور لگے گی)

2۔ امام عبد المعالی بخاری نے یہاں تک لکھا۔

''گستاخ کا مسئلہ عام مرتد جیسا نہیں ہے کیونکہ عام مرتد کا فعل اسکا انفرادی فعل ہے

جس سے کسی آدمی کا کوئی حق متاثر نہیں ہوتا (لھذا اس کی توبہ قبول ہے مگر گستاخ کی توبہ قبول نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا حق متاثر ہوا ہے) اسی لیے کسی نے حالتِ نشہ میں گستاخی کی پھر بھی اسے معاف نہیں کیا جائے گا اور حد کے لحاظ سے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

امام عبد المعالی بخاری نے لکھا۔

"**ھذا مذھب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا مام الاعظم**"

(فتاوی حسب المفتین ورق ۳۳۷، مخطوط)

"یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے۔"

نیز امام عبد المعالی بخاری نے علامہ علم الھدیٰ کی البحر المحیط سے نقل کیا ہے۔

"جس بندے نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا آپ کی اہانت کی یا آپ کے دین، شخصیت یا اوصاف میں سے کسی وصف کو عیب والا بتایا خواہ یہ گالی دینے والا آپ کی امت سے ہو یا غیر۔ اہل کتاب سے ہو یا غیر۔ ذمی ہو یا حربی خواہ اس نے گالی اہانت، عیب کی بات عمداً قصداً کی ہو یا سہواً غفلت سے کی ہو۔ سنجیدگی سے کی ہو یا مذاق میں۔ پس اس نے ہمیشہ کا کفر کیا یعنی اگر وہ توبہ کرے تو کبھی بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ ہی بندوں کے نزدیک۔ متاخرین مجتہدین کے نزدیک بالا جماع اور اکثر متقدمین کے نزدیک شریعت میں اس کا حکم قتل ہے بادشاہ یا اس کا نائب اس گستاخ کے قتل میں فریب کاری سے کام نہ لے اگرچہ اس گستاخ کو قتل کرنے کی پاداش میں بہت سے دینی مفادات بھی فوت ہو جائیں جیسا کہ قاضیوں والیوں اور سرکاری اہلکاروں کا قتل ہے پھر بھی بادشاہ اسے زندہ نہ چھوڑے اور اگر حکومت نے اسے زندہ چھوڑ دیا تو حکمران کفر پر راضی ہو گئے یعنی جو اس سے توہین کا صدور ہوا تھا یہ کفر ہے کفر پر راضی ہونے والا بھی کافر ہوتا ہے پس وہ کافر ہو گئے۔ (فتاویٰ حسب المفتین ورق ۳۳۷ مخطوط)

3:۔امام محمد بن محمد کردری حنفی متوفی ۸۲۷ھ نے گستاخ رسول ﷺ کی سزا کو ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

''اسے حد کے طور پر قتل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ حد ہے جو واجب ہو چکی ہے۔تو توبہ سے ساقط نہیں ہوگی''

امام کردری نے مزید لکھا ہے۔''اسے محض مرتد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ارتداد محض مرتد کا وہ انفرادی فعل ہے۔جس میں کسی آدمی کا حق متاثر نہیں ہوتا توھین رسالت سے جو مرتد ہوا اس میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا حق متاثر ہوا چنانچہ اس کیلئے توبہ نہیں ہے اسے مہلت نہیں دی جائے گی اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام کردری نے یہ بھی لکھا یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔(فتاوی کردری مخطوط،ورق نمبر ۳۳۶،۳۳۷)

4:۔حضرت بلھے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے شیخ حضرت شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ،۱۱۴۸ھ نے لکھا ہے۔

''گستاخ رسول ﷺ کی سزا کے بارے میں جو ہم تک معتبر روایات پہنچی ہیں وہ فتاوی ذخیرہ میں ہیں۔ان میں یہ ہے گستاخ رسول ﷺ کوئی بھی ہو خواہ مسلمان ہو یا ذمی اس کی شرعی حد یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا اور اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ لکھا۔

"ھو مذھب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا مام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ "(غایۃ الحواشی ورق ۲۴۰)

''یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے۔''

5:۔حضرت امام ابن ھمام متوفی ۶۸۱ھ نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔اگر ذمی نے توھینِ رسالت کا اظہار کیا اسے اس توھین کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا

اور اس کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (فتح القدیر جلد نمبر ۵، صفحہ ۳۰۳ مکتبہ حقانیہ پشاور)

6:۔ حضرت ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ نے لکھا۔

جب کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو گالی دے تو اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے شاتم رسول ﷺ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے اس نے بھی کفر کیا۔

(درر الحکام فی شرح غرر الاحکام جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۹۹)

7:۔ امام بدر الدین حنفی عینی متوفی ۸۵۵ھ نے لکھا ہے۔

توھینِ رسالت کی وجہ سے مومن کا ایمان نہیں رہتا تو ذمی کیلئے امان کیسے باقی رہ جائے گی کیونکہ مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو کافر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر حاکم ایسا کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا جو ویسے ہی مجرم اور دین کا دشمن ہو یعنی ذمی اگر وہ توھین کرے تو اسے کیسے چھوڑ دیا جائے گا۔

(رمز الحقائق شرح کنز الدقائق جز اول صفحہ ۲۵۸، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

8:۔ امام عبداللہ بن محمد بن سلیمان حنفی المعروف بداماد آفندی متوفی ۱۰۷۸ھ نے لکھا ہے۔

اگر کوئی مسلمان حضرت محمد ﷺ کی توھین کرے تو قتل اسکی شرعی حد ہے اس کیلئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (مجمع الانھر جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۷۷ دار احیاء التراث العربی)

9:۔ امام حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں۔

توھینِ رسالت کے جرم کی وجہ سے گستاخ کو حد کے طور پر قتل کر دیا جائے اور اس کیلئے توبہ نہیں ہے۔ (درمختار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۴۳ دار الثقافہ والتراث شام)

10:۔ امام شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی متوفی ۱۰۰۴ھ نے لکھا ہے۔

"جو مسلمان مرتد ہو جائے اس کی توبہ قبول ہے مگر توھینِ رسالت کی وجہ سے مرتد ہونے والے کی توبہ قبول نہیں ہے۔ (تنویر الابصار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۴۳ دار الثقافہ والتراث دمشق)

11:۔امام خیر الدین رملی حنفی متوفی ۱۰۸۱ھ لکھتے ہیں۔

''جو توھین رسالت کی وجہ سے مرتد ہوا اس کا حکم باقی مرتدین جیسا ہے مگر اس کیلئے توبہ بالکل نہیں ہے'' (فتاویٰ خیریہ جلد نمبر 1، صفحہ ۹۵)

قارئین دیکھیں، فقہ حنفی کے اتنے مستند آئمہ کی تصریحات بندہ نے اس حقیقت پر پیش کی ہیں کہ گستاخ رسول ﷺ واجب القتل ہے اور اس کیلئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی مخالف یہ حقیقت تسلیم کرتا ہے کہ اس ملک میں ۹۰ فی صد حنفی ہیں میں نے اس برصغیر کے حنفی فقہاء اور دیگر ممالک کے حنفی فقہاء سے یہ ثابت کیا ہے۔ فقہ حنفی میں گستاخِ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف قتل ہے اور اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے یقیناً آج کے ان بزعمِ خویش دانشوروں سے پہلی صدیوں کے یہ فقہاء بہتر طریقے سے فقہ امام اعظم کو جاننے والے ہیں۔ اسی لیے امام شہاب الدین خفاجی نے واضح کرتے ہوئے کہ توبہ سے گستاخ رسول ﷺ قتل سے نہیں بچ سکتا لکھا۔

هذا هو القول الصحيح عند ابى حنيفه و الشافعى و غيرهما

(نسیم الریاض جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۷۹ دار الکتب العلمیہ)

''یہی وہ قول ہے جو امام ابوحنیفہ امام شافعی اور انکے علاوہ آئمہ کے نزدیک صحیح ہے۔''

پاکستان میں فقہ حنفی کے مطابق تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی دلیل مانگنے والے یہ دلائل غور سے پڑھیں، بالخصوص پاکستان پھر پنجاب اور پھر لاہور کے سب سے بڑے حنفی فقیہ حضرت شاہ عنایت قادری متوفی ۱۱۴۸ھ (مدفون شارع فاطمہ جناح لاہور) جنہوں نے آج سے تقریباً تین صدیاں قبل غایۃ الحواشی کے نام سے کتاب لکھی جو عربی زبان میں ہے اور اس علاقے کی تاریخ میں جسے پاکستان کہا جاتا ہے اس میں فقہ حنفی کی سب سے پرانی، بڑی اور معیاری کتاب ہے اس کتاب میں ورق ۲۴۰ پہ یہ لکھا کہ گستاخ رسول ﷺ خواہ مومن ہو یا ذمی اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں اسے حد کے طور پر قتل کر دیا جائے

گا۔ پھر اس کے تفصیلی دلائل ذکر کیے گئے ہیں۔

ان کی اس کتاب کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ نیز اس کے دیگر بہت سے نسخے پاکستان اور افغانستان کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

بندہ ناچیز کے پاس اس کتاب کے ۹ قلمی نسخوں کا عکس موجود ہے۔

تحفظ ناموس رسالت کے عجیب انداز

اس فریضہ کی ادائیگی کا سلسلہ حیران کن ایمانی انداز میں جاری رہا۔

1:۔ امام زیلعی نے واقدی کی کتاب الردۃ سے نقل کیا ہے عمان کے علاقے میں جب حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کچھ لوگوں نے توہین رسالت کی انہوں نے کہا تم مجھے میرے ماں باپ کی گالی دے لو مگر شان رسالت میں کچھ نہ کہو جب وہ باز نہ آئے تو حضرت حذیفہ جو اس علاقے کے گورنر تھے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھ کر اس بات پر مطلع کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید غصہ آگیا آپ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں دو ہزار کا لشکر بھیجا جنہوں نے ان کے خلاف جہاد کر کے ان کو شکست دی۔ وہ شکست کھا کے دوبارہ شہر میں داخل ہو گئے اور قلعے میں پناہ لی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک مہینے تک ان کا محاصرہ کیا۔ جب وہ مجبور ہو گئے تو صلح کی درخواست کی حضرت حذیفہ نے شرط لگائی کہ غیر مسلح ہو کر باہر آؤ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے قلعہ میں داخل ہو گئے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سرداروں میں سے ایک سو سرداروں کو قتل کیا۔

(نصب الرایہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۵۲، دار الکتب الاسلامیہ لاہور)

2۔ امام شہاب الدین محمد بن احمد ابشیہی متوفی ۸۵۰ھ نے اپنی کتاب "المستطرف من کل فن مستظرف" کے بچھترویں باب کی دوسری فصل کے اختتام پر صفحہ ۵۳۰ طبع قدیمی کتب خانہ صفحہ ۶۸۹ طبع المختار" قاهره پہ لکھا ہے۔

"بحرین کے کچھ بچے ہاکی سے کھیل رہے تھے قریب ہی ایک پادری بیٹھا تھا گیند اس کے سینے کو جا لگی اس نے پکڑی وہ گیند مانگنے لگے ان بچوں میں سے ایک نے کہا اگر تو ویسے نہیں دیتا تو ہم حضرت محمد ﷺ کے صدقے تجھ سے سوال کرتے ہیں ہماری گیند دے دے اس پادری نے گیند دینے سے انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دے دی جوں ہی بچوں نے اس سے شان رسالت میں گالی سنی بچے ہاکیاں لے کے اس پر چڑھ گئے اور اس وقت تک مارتے رہے جب تک وہ لعنتی مر نہ گیا یہ کیس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا گیا۔ خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی فتح اور مال غنیمت کے ملنے پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے بچوں کے اس گستاخ پادری کو قتل کرنے پر خوش نظر آئے اور کہا "اب اسلام غالب آ گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے نبی ﷺ کو گالی دی گئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشق کی وجہ سے غصے میں آ گئے پس غالب ہوئے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پادری کے خون کو باطل قرار دے دیا۔

قارئین دیکھیے یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بچوں سے ناراض نہیں ہوئے کہ تم نے مجھ سے یا امیر بحرین سے پوچھے بغیر ہی ایسا کیوں کیا بلکہ ان کے اس عمل پر نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اسلام کا غلبہ کہا۔

3۔ حضرت امام قاضی محمد ابن ابی منظور انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۳۷ھ جو عبیدی حکمرانوں کی طرف سے قیروان کے قاضی تھے۔ ان کے پاس توہین رسالت کے مرتکب ایک یہودی کو پیش کیا گیا وہ اسے دیکھ کر جذبات کو کنٹرول نہ کر سکے اور عدالت ہی میں اسے مکے مار مار کر جان سے مار دیا۔ (سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 11 صفحہ ۵۸۰ طبع دار الفکر)

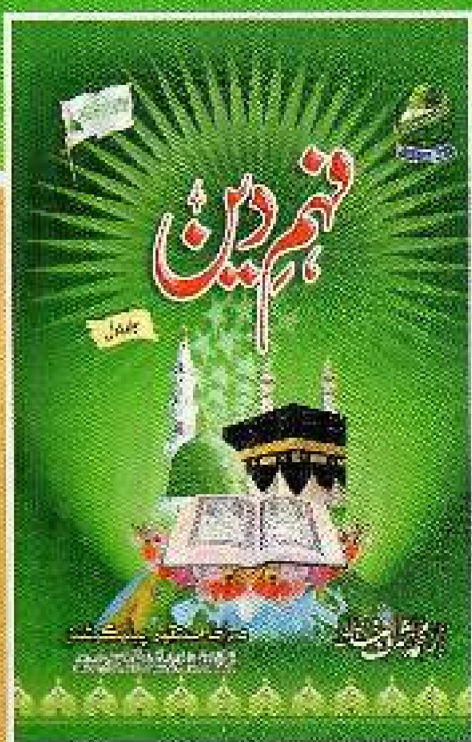
4۔ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۸۱ھ میں بیمار تھے انہوں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی تو وہ آخری سانس تک افرنگیوں کے خلاف جہاد کریں گے اور بیت المقدس فتح کرنے کیلئے ہمت لڑا دیں گے اور پرنس ارناط صاحب

کرک کو اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے کیونکہ اس نے عہد توڑا تھا رسول اکرم ﷺ کی توھین کی تھی۔ابن کثیر نے لکھا ہے۔برنس ارناط نے مصر سے شام کی طرف جاتا ہوا مسلمان تاجروں کا ایک قافلہ لوٹا اُنہیں قتل کیا اور وہ قتل کرتے وقت کہہ رہا تھا۔کہاں ہیں تمہارے محمد (ﷺ) انہیں بلاؤ وہ تمہاری مدد کریں۔۵۸۳ھ میں برنس ارناط زندہ پکڑا گیا۔

سلطان نے اسے دعوت اسلام دی اس نے انکار کیا سلطان صلاح الدین ایوبی نے کہا ہاں میں رسول اللہ ﷺ کی امت کا بدلہ لینے کیلئے آپ ﷺ کا نائب بن کر آ گیا ہوں پھر تلوار مار کر اس کا سر قلم کیا اور ملوک کی طرف بھیجا اس نے توھین رسالت کی تھی میں نے اسے قتل کر دیا۔(البدایہ والنھایہ جلد نمبر۱۲ صفحہ ۸۴۵،۸۵۱ دار المعرفۃ بیروت)

5۔امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے اٹھویں صدی ہجری کے حالات میں لکھا ہے۔

منگولوں میں سے کچھ عیسائی بن گئے ان کے پاس عیسائیوں اور منگولوں کے سردار آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں توھین کرنا شروع کردی وہاں ایک کتا باندھا ہوا تھا جب اس گستاخ نے زیادہ گستاخی کی تو کتا اس پر جھپٹ پڑا اور اسے خراش لگا دیے۔پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے اسے کتے سے چھٹکارا دلوایا۔تو کسی نے ان میں سے کہا یہ کتے نے جو تجھے سزا دی ہے یہ حضرت محمد ﷺ کی جو تو نے توھین کی ہے اس کا نتیجہ ہے اس گستاخ نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہے۔اس کتے میں غرور بڑا ہے اس نے مجھے اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے پایا اس نے گمان کیا شاید میں اسے مارنا چاہتا ہوں (تو اس لیے اس نے مجھ پر حملہ کر دیا) پھر وہ گستاخی کرنے والا اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹا اور کافی کچھ کہا کتا دوبارہ جھپٹا اور اس گستاخ پادری کی گردن کو حلق کے نیچے سے پکڑا اور اس کا سر اتار دیا وہ اسی وقت مر گیا اس واقعہ کی وجہ سے تقریباً چالیس ہزار منگولوں نے کلمہ پڑھ لیا۔(الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ جلد نمبر۳،صفحہ۱۲۸،۱۲۹)

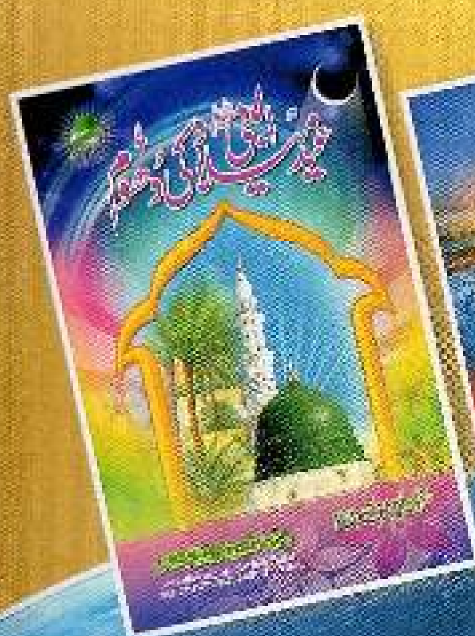


فہمِ دین

اول تا ششم

از: کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

کا اہم اور اچھوتے موضوعات پر لٹریچر

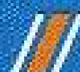






صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042- 37115771, 0321-9407699



جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8173630